بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت احمدیہ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف　　　　مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 10۔ ماہ فتح 1394 ہجری شمسی بمطابق دسمبر 2015ء

قرآن کریم

وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ ہَدَی اللّٰہُ وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَیۡہِ الضَّلٰلَۃُ ؕ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ

فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ (النحل : ۳۷)

ترجمہ: ”اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور انہی میں ایسے بھی ہیں جن پر گمراہی واجب ہوگئی۔ پس زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کے جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا“ (ترجمہ از. حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب کہ وہ آپؐ کے پیچھے سواری پر سوار تھے:

مَامِنۡ عَبۡدٍ یَّشۡھَدُ اَنۡ لَّآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًاعَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ صِدۡقًا مِنۡ قَلۡبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ

جو بھی بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ بشرطیکہ یہ گواہی دل کی سچائی سے ہو تو اللہ تو تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔

(مسلم. کتاب الایمان باب من لقی اللہ بالایمان...)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں، نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں۔ اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف رہبری کرتا ہوں۔ دنیا میں لوگوں نے جس قدر طریقے اور حیلے گناہ سے بچنے کے لئے نکالے ہیں اور خدا کی شناخت کے جو اصول تجویز کئے ہیں، وہ انسانی خیالات ہونے کی وجہ سے بالکل غلط ہیں اور محض خیالی باتیں ہیں جن میں سچائی کی کوئی روح نہیں ہے میں ابھی بتاؤں گا اور دلائل سے واضح کروں گا کہ گناہوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بات پر کامل یقین انسان کو ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے جب تک اس اصول پر یقین کامل نہ ہو، گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں ہو سکتی۔ دراصل خدا ہے اور ہونا چاہئے یہ دو لفظ ہیں۔ جن میں بہت بڑے غور اور فکر کی ضرورت ہے۔

پہلی بات کہ خدا ہے۔ یہ علم الیقین بلکہ حق الیقین کی تہہ سے نکلتی ہے اور دوسری بات قیاسی اور ظنی ہے۔ مثلاً ایک شخص جو فلاسفر اور حکیم ہو وہ صرف نظام شمسی اور دیگر اجرام اور مصنوعات پر نظر کر کے صرف اتنا ہی کہہ دے کہ اس ترتیب محکم سے اور ابلغ نظام کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ ایک مدبر اور حکیم و علیم و صانع کی ضرورت ہے تو اس سے یقین کے اس درجہ پر ہرگز نہیں پہنچ سکتا جو ایک شخص خود اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہو کر اور اس کی تائیدات کے چمکتے ہوئے نشان اپنے ساتھ رکھ کر کہتا ہے کہ واقعی ایک قادر مطلق خدا ہے وہ معرفت اور بصیرت کی آنکھ سے اسے دیکھتا ہے، اور ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک حکیم یا فلاسفر جو صرف قیاسی طور پر خدا کے وجود کا قائل ہے سچی پاکیزگی اور خدا ترسی کے کمال کو حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ظاہر بات ہے کہ نری ضرورت کا علم کبھی بھی اپنے اندر وہ قوت اور طاقت نہیں رکھتا جو الٰہی رعب پیدا کر کے اسے گناہ کی طرف دوڑنے سے بچالے اور اس تاریکی سے نجات دے جو گناہ سے پیدا ہوتی ہے مگر جو براہ راست خدا کا جلال آسمان سے مشاہدہ کرتا ہے وہ نیک کاموں اور وفاداری اور اخلاص کے لئے اس جلال کے ساتھ ہی ایک قوت اور روشنی پاتا ہے جو اسے بدیوں سے بچالیتی اور تاریکی سے نجات دیتی ہے اس کی بدی کی قوتیں اور نفسانی جذبات پر خدا کے مکالمات اور پر رعب مکاشفات سے ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ شیطانی زندگی سے نکل کر ملائکہ کی سی زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ارادے اور اشارے پر چلنے لگتا ہے جیسے ایک شخص آتش سوزندہ کے نیچے بدکاری نہیں کر سکتا اسی طرح جو شخص خدا کی جلالی تجلیات کے نیچے آتا ہے اس کی شیطنت مر جاتی ہے اور اس کے سانپ کا سر کچلا جاتا ہے پس یہی وہ یقین اور معرفت ہوتی ہے جس کو انبیاء علیہم السلام آکر دنیا کو عطا کرتے ہیں جس کے ذریعہ وہ گناہ سے نجات پاکر پاک زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔

اسی طریق پر خدا نے مجھے مامور کیا ہے اور میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ میں دنیا کو دکھادوں کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 8 تا 10۔ ایڈیشن 2003۔ انڈیا)

مشعل راہ

روحانی ترقی اور یہ دعویٰ کہ میں مومن ہوں اسی وقت حقیقی ہو گا جب کل پر نظر ہو گی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''عموماً دیکھا گیا ہے کہ ہر برائی اور گناہ کی جڑ ان برائیوں اور گناہوں کو معمولی سمجھتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش نہ کرنا ہے یا ان پر توجہ نہ دینا ہے لیکن یہی بے احتیاطی پھر انسان کو بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ پھر انسان آہستہ آہستہ نیکیوں کو بھول جاتا ہے نیکی کے ان معیاروں کو بھول جاتا ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف کم ہو جاتا ہے۔ تقویٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی پر کامل ایمان نہیں رہتا گویا کہ ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا عملاً ایمان کی شرائط سے دور ہٹتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ کی نظر میں پھر مومن نہیں رہتا۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بڑا زور دے کر فرمایا کہ صرف آج کی اور اس دنیا کی لہو و لعب کی دلچسپیوں کی، آراموں اور آسائشوں کی یا عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں سے تعلقات کی فکر نہ کرو بلکہ جو فکر کرنے والی چیز ہے وہ تمہاری کل ہے۔ تمہارا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا معیار اور اس کا تقویٰ اختیار کرنا تمہاری اصل ترجیح اور فکر ہونی چاہئے۔ تمہارا مرنے کے بعد کی زندگی اور حساب کتاب پر ایمان تمہاری فکر کا مرکز ہونا چاہئے۔ اور اگر یہ ہو گا تو تبھی تمہاری حقیقی اخلاقی ترقی بھی ہو گی۔ جو صرف سطحی اخلاق نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا مقصود لئے ہوئے ہوں گے۔ تمہاری روحانی ترقی اور یہ دعویٰ کہ میں مومن ہوں اسی وقت حقیقی ہو گا جب کل پر نظر ہو گی۔ تمہاری یقینی، بے غرض اور سچائی پر مبنی خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان بھی اس وقت اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی ہو گا جب اپنے کل کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرو گے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرو گے۔۔۔

پس اگر وہ گھر یا وہ خاندان جو اپنے گھروں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر برباد کر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر غور کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے بن جائیں تو نہ صرف اپنے گھروں کے سکون کے ضامن ہو جائیں گے، اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور ان کو تقویٰ پر چلنے کی طرف رہنمائی کرنے والے بھی بن جائیں گے اور ان کی زندگیاں سنوارنے والے بھی بن جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ پس ایسے گھروں کو جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر صرف دنیاداری کی خاطر اپنے گھروں کو برباد کر رہے ہیں سوچنا اور غور کرنا چاہئے۔۔۔

پس مومن کو کل پر نظر رکھنے کا کہہ کر اپنے معمولی گھریلو معاملات سے لے کر اپنے معاشرتی، کاروباری، ملکی، بین الاقوامی تمام معاملات میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلا دی اور جو تقویٰ پر نہیں چلتا وہ پھر اس بات کو بھی ذہن میں رکھے کہ ایسا انسان خدا کی پکڑ میں آئے گا۔ انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ دنیاوی معاملات کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ مومن کے لئے تقویٰ پر چلنے کا حکم ہے اور تقویٰ میں تمام دینی اور دنیاوی کاموں کو خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بجالانا ضروری ہے۔ انسان بعض دفعہ سمجھتا ہے کہ دنیاوی نقصان کے ابتلا سے بچنے کی کوشش کروں۔ مالی منفعت حاصل کر لوں چاہے جو بھی ذریعہ اپنا یا جائے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی ایسا طریق جس سے دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کیا جائے دین سے اور ایمان سے دور لے جانے والا ہے اور یہ بظاہر دنیاوی معاملہ دینی ابتلا بن جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ آہستہ آہستہ دین اور خدا سے دور لے جاتا ہے۔ اس لئے ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان کا ابتلا دنیاوی ابتلاؤں سے بہت زیادہ ہے جس کے نتیجہ میں دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں۔

پس ہمیں اس سوچ کے ساتھ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہنا چاہئے اور ہر کام کے انجام پر نظر رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی میرے ہر کام پر نظر ہے۔ یہ سوچ جب پیدا ہو جائے تو مومن ایک حقیقی مومن بن جاتا ہے یا بننے کی طرف قدم بڑھا رہا ہوتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 27 مارچ 2015 تا 02 اپریل 2015۔ صفحہ 5۔6)

(بقیہ از صفحہ ۴)

ہی نہیں بلکہ امریکہ وغیرہ میں بھی شائع ہوئیں۔

1923 کے آخر میں مبارک علی صاحب کی مدد کے لئے ملک غلام فرید صاحب بھی اپنی اہلیہ اور کم سن بیٹے کے ساتھ برلن پہنچے۔ دونوں نے جماعت کے خلاف اس پراپیگنڈا کے جواب میں ایک پمفلٹ شائع کیا جس کا عنوان

"Zurückweisung der Anschuldigung, die Anhänger der Ahmadia Bewegung seien Vorkämpfer des englischen Imperialismus"

تھا۔ اس پمفلٹ کی کوئی کاپی تو اس وقت نہیں مل سکی لیکن رفعت منصور نے اپنے ایک پمفلٹ میں اس جماعتی پمفلٹ کا ذکر کیا ہے[۱]۔

یہ جرمنی میں جماعت کا غالباً شائع ہونے والا سب سے پہلا لٹریچر تھا۔ اس کے بعد جماعت کے عقائد پر مشتمل ایک مختصر سا کتابچہ جرمن زبان میں شائع کیا گیا جس کا عنوان

Ahmadija-Bewegung
oder
Reiner Islam

تحریک احمدیت یا حقیقی اسلام تھا[۲]۔ جس میں مختصراً جماعت کے عقائد بیان کئے گئے تھے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ Deutsche National Bibliothek Leipzig میں موجود ہے جبکہ اس کی نقل جماعت احمدیہ جرمنی کی مرکزی لائبریری بیت السبوح فرانکفورٹ اور دفتر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی میں بھی موجود ہے۔ اس لحاظ سے یہ جرمنی میں جماعت کی ابتدائی اشاعتی کاوش تھی جو اس وقت محفوظ بھی ہے۔ اِس کتابچہ کے مصنف مولوی مبارک علی صاحب تھے۔

غرض برلن میں جماعت کی مخالفت بعض مسلمانوں کی طرف سے بڑے زور سے کی گئی اور اس کی بنیاد یہ بنائی گئی کہ جماعت احمدیہ انگلستان نواز ہے اور مسلمان ممالک کی سیاسی خودمختاریت کے خلاف ہے۔ اسی طرح اس مسجد کے استعمال کے بارہ میں بھی ان مسلمان لیڈروں نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔ چنانچہ مسجد کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر مولوی مبارک علی صاحب نے اپنی تقریر میں بھی ذکر کیا تھا کہ یہ مسجد برلن میں مقیم تمام مسلمانوں کے لئے کھلی ہو گی اور اس کے بعد متعدد مواقع پر مولوی صاحب کا دوسرے مسلمانوں جن میں خاص طور پر ترک مسلمان شامل تھے کے ساتھ اس سلسلہ میں تبادلہ خیال بھی ہوا۔ اسی طرح آپ نے اخبارات کو بھی خطوط لکھے جس میں اپنے موقف کی وضاحت کی[۳]۔ مولوی مبارک علی صاحب اور ملک غلام فرید صاحب نے جماعت کے خلاف اعتراضات کا جواب دینے کی پوری کوشش کی اور اس ضمن میں مولوی مبارک علی صاحب نے بعض تجاویز حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بھی بھجوائیں[۴]۔

ابھی مسجد کی کچھ دیواریں بننی شروع ہوئی ہی تھیں کہ جرمنی میں معاشی بحران نے شدت اختیار کر لیا۔ تعمیر کے کام کو مزدوروں کی ہڑتال کی وجہ سے متعدد بار روکا گیا[۵]۔

(جاری ہے)

[۱] Rifat, Mansur: Vollständiger Zusammenbruch der Ahmadia-Sekte, Berlin 1924.
[۲] Ali, Mubarak: Ahmadija-Bewegung oder Reiner Islam, Berlin 1924.
[۴] Diary of Maulvi Mubarak Ali Sahib, 1923, p. 27.
[۵] Ibid, p. 11ff.

رپورٹ۔ عربی ڈیسک جماعت احمدیہ جرمنی

مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

☆ مؤرخہ 8 نومبر بروز اتوار خاکسار اور مکرم مازن عکلہ صاحب کو عربوں کے ساتھ Bochult, Essen اور Hannover شہر میں تبلیغی میٹنگز کرنے موقع ملا جس میں 76 غیر از جماعت عرب مرد، عورتیں اور بچے شامل ہوئے۔ میٹنگ کے بعد بعض افراد نے جماعتی عقائد کے بارے اپنے مثبت تاثر کا اظہار بھی کیا۔ اکثر مہمانوں کو جماعتی لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ ان مہانوں کی واپسی پر ان کے مولوی صاحب کی طرف سے جماعت کو کافی بُرا بھلا کہا گیا تو ان مہمانوں میں سے بعض نے مولوی صاحب سے کہا کے آپ جماعت کے بارے غلط بول رہے ہیں۔ ہم نے ان کا قرآن اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں کوئی خلاف اسلام بات نہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو آئیں ان سے دلائل کے ساتھ بات کریں۔ تا کہ ہمیں بھی حقیقت کا علم ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دو احمدی عرب نوجوان مکرم امجد حوارنی صاحب اور مکرم عماد رسلان صاحب Hameln شہر میں تبلیغ اور خدمت خلق کا بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ دوران ماہ انہیں تقریباً چالیس افراد کو جماعت کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان کی مختلف امور میں خدمت کی توفیق ملی۔

☆ مؤرخہ 15 نومبر بروز اتوار Calw شہر میں ہمارے ایک نئے احمدی داعي إلى الله مکرم محمد الکیال صاحب کو چھ عرب مہمانوں کے ساتھ تقریباً چار گھنٹے تک تبلیغی میٹنگ کرنے کا موقع ملا۔ تقریباً چار گھنٹے میٹنگ جاری رہی۔

☆ مؤرخہ 20 نومبر بروز جمعۃ المبارک جامعہ احمدیہ میں عرب مہمانوں کو خطبہ جمعہ سنایا۔ بعد میں جماعت کا تعارف کروایا گیا۔

☆ مؤرخہ 28 اور 29 نومبر بروز ہفتہ اور اتوار کو خاکسار اور مکرم مازن عکلہ صاحب کو عربوں کے ساتھ تبلیغی میٹنگ کے لئے Buxtehude, Steinfurt, Münster;Bukholm جانے کا موقع ملا۔ جن میں 15 افراد کو حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ چار سیریا سے آنے والے احمدیوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کا وہاں کی جماعت سے تعارف کروایا گیا۔ نیز انہیں جماعتی لٹریچر اور ضروریات کی چیزیں مہیا کی گئیں۔ اسی طرح تین نو مبائعین سے بھی ملاقات ہوئی۔

☆ دوران ماہ تقریباً ایک سو پچاس سے زائد سیرین پناہ گزینوں کو ضرورت کی اشیاء مہیا کی گئیں۔ اور یہ سلسلہ خدا تعالی کے فضل سے روزانہ جاری ہے۔ سیریا سے آنے والے احمدیوں کی بھی بنیادی ضروریات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ اور ان سے فوراً رابطے اور قریبی مسجد یا نماز سینٹر تک رسائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ نومبر میں تقریباً 12 بارہ نئے سیرین احمدی آئے ہیں۔ جن سے خدا تعالی کے فضل سے رابطہ ہو چکا ہے۔

☆ ماہ نومبر میں اللہ تعالی کے فضل سے ایک بیعت بھی ہوئی۔ ایک مغربی خاتون احمدیت میں داخل ہوئیں۔

(انچارج عربی ڈیسک، مکرم حفیظ اللہ بھروانہ۔ مربی سلسلہ۔ جماعت جرمنی)

تاریخ احمدیت جرمنی سے ایک ورق

قسط نمبر 3

جرمنی میں اولین مبلغ احمدیت کی خدمات

مقامی سطح پر روابط، مسجد کی تقریب سنگ بنیاد اور شدید مخالفت کا سامنا

تاریخ احمدیت جرمنی کا ایک ورق قارئین کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش ہے کہ اگر کسی دوست کے علم میں اس بارہ میں مزید معلومات ہوں یا کوئی امر تصحیح طلب ہو تو کمیٹی کو مطلع فرمائیں، قارئین کی یہ آراء اور تجاویز ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہوں گی۔ اس مضمون کے لیے بنیادی تحقیقی مواد مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب، سیکرٹری تاریخ کمیٹی جرمنی نے تلاش کیا جسے خاکسار نے ضروری اضافوں کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ (خاکسار محمد الیاس منیر، صدر کمیٹی)

پہلا مرکز

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر حضرت مولوی مبارک علی صاحب بنگالیؓ نے ستمبر 1922ء میں لندن سے برلن پہنچنے کے فوراً بعد اپنی تبلیغی مساعی کا آغاز کر دیا۔ آپ نے سب سے پہلے ایک مکان کرایہ پر حاصل کر کے اس میں رہائش اختیار کی۔ اس مکان کا ایڈریس حسب ذیل تھا[1]:

Dahlmannstrasse 9

حضرت مولوی صاحب کی رہائش والی یہ سڑک برلن کے ایک نئے اور بین الاقوامی محلہ Charlottenburg میں واقع تھی۔ دنیا بھر کے سیاح اس علاقہ کو دیکھنے آیا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے اس محلے کو برلن میں ایک خاص اہمیت حاصل تھی۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کو ابتداء سے ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغی مواقع کثرت سے ملے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کی ابتدائی دنوں کی اسی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

> پس ان خیالات سے متاثر ہو کر اور ضرورت وقت کو محسوس کر کے میں نے ماسٹر مبارک علی صاحبؓ کو جرمن بھیجا تا کہ وہ وہاں کے حالات پر پورے طور پر غور کر کے رپورٹ کریں۔ ان کی رپورٹیں نہایت امید افزا ثابت ہوئی ہیں بلکہ ان کو تو اس ملک میں کامیابی کا اس قدر یقین ہو گیا کہ وہ متواتر مجھے لکھ رہے ہیں کہ وہاں ایک مسجد اور مکان بنوایا جائے[2]۔

بعد میں مولوی صاحب نے ایک دوسری جگہ کرائے پر مکان حاصل کر کے اسے اپنا مرکز بنایا جس کا ایڈریس حسب ذیل تھا:

Kleiststrasse 29, Berlin W62

اس مکان میں مولوی صاحب 1924ء کے آخر تک رہے[3]۔

مسلمانوں کی ایک مقامی تنظیم میں شمولیت

حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ کی برلن میں جن ابتدائی سرگرمیوں کا مختلف تاریخی ریکارڈ سے علم ہو سکا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے مقامی حلقوں میں اپنے تعلقات بنانے کی کوشش کی۔ چنانچہ آپ نے برلن میں رہائش رکھنے والے مسلمانوں سے رابطے کئے اور بہت جلد اس میں کامیاب بھی ہو گئے، دستیاب ہونے والے تاریخی ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ محض چند ہفتوں میں ہی 4 نومبر 1922ء کو آپ برلن میں قائم مسلمانوں کی تنظیم

Islamische Gemeinde zu Berlin e.V.

کے باقاعدہ ممبر بن گئے۔ اس تنظیم کی دستاویزات میں آپ کا نام اور ایڈریس اس طرح لکھا ہوا ملا ہے[4]۔

Mubarak Ali, Dahlmannstrasse 9

اس تنظیم کا قیام بھی 1922ء میں ہی عمل میں آیا تھا۔ اس کے بانی دراصل عبدالجبار اور عبدالستار خیری نامی دو ہندوستانی بھائی تھے، دونوں بھائیوں کے اس وقت کی جرمن وزارت خارجہ کے تحت قائم کردہ Orientdienst کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔ وزارتِ خارجہ ان دونوں بھائیوں کی مالی مدد بھی کرتی تھی۔ Orientdienst حکومت کو مسلمان ممالک کی سیاسی و معاشرتی صورت حال کے ساتھ ساتھ ان ممالک میں جرمن پراپیگنڈا پھیلانے کا کام بھی کرتا تھا۔ اس طرح ان دونوں بھائیوں نے مسلمان ممالک میں جرمن پراپیگنڈا کو پھیلانے میں رول ادا کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن حکومت کے ایما پر ہی اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا تھا[5]۔ یہاں پر یہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس زمانہ میں انگلستان مخالف مسلمان عناصر کو خاص طور پر برلن میں پناہ دی جاتی تھی جس میں مختلف ممالک کے لوگ شامل ہوتے تھے۔ ایک بڑی تعداد میں انگلستان مخالف مصری بھی برلن میں مقیم تھے جن کی اپنی تنظیم بھی

Ägyptisch National Redikale Gruppe

کے نام سے قائم تھی جس کا صدر ایک مصری ڈاکٹر منصور رفعت نامی شخص تھا۔ منصور رفعت کا تعلق بھی خیری برادارن کی قائم کردہ تنظیم سے تھا۔ اول الذکر تنظیم کے بانی مذکورہ بالا خیری برادران اور منصور رفعت نے بعد میں جماعت کی مخالفت میں ایک اہم رول ادا کیا اور جماعت کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا قرار دے کر غالباً جرمن حکومت کے منظور نظر بننے کی کوشش کی۔ حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ کا اس تنظیم میں شامل ہونے کا مقصد محض تبلیغ کی خاطر مقامی حلقوں میں روابط اُستوار کرنا تھا۔ آخری مرتبہ اس تنظیم کے اجلاس منعقدہ جولائی 1923ء میں آپ نے شرکت کی[6]۔

تعمیر مسجد کا منصوبہ

حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ کے جرمنی آنے کا سب سے بڑا مقصد اور مشن یہاں مسجد کی تعمیر تھی۔ چنانچہ آپ نے ابتداء سے اس پر بڑے جوش جذبہ سے کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس مساعی میں برکت بھی ڈالی اور محض تین ماہ کی قلیل مدت میں کامیابی حاصل کر لی۔ آپ کی ان کامیاب کوششوں کے بارہ میں الفضل قادیان میں ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے ایک اعلان 20 نومبر 1922ء کے الفضل کے شمارہ میں صفحہ اول پر درج ذیل اعلان شائع ہوا:

جرمنی میں مسجد احمدیہ

> بہت عرصہ سے جرمنی میں مسجد احمدیہ کے لئے خرید زمین و دیگر انتظام تعمیر کی کوشش کیجا رہی تھی۔ اب ستمبر گذشتہ سے مولوی مبارک علی صاحب اسی کام کے لئے وہاں تشریف لے گئے ہیں اور اُن کا خط آیا ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ 2 ایکڑ زمین خریدنے کا اِنتظام کر لیا ہے۔ ایکسچینج کی وجہ سے اسوقت خرید زمین اور تیاری مسجد کے لئے کل خرچ کا اندازہ بیس ہزار روپیہ تک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا منشاء مبارک ہے کہ بجائے جماعت میں عام تحریک کرنے کے چند دوست بہت جلد اس رقم کو پورا کر دیں تا کہ ایکسچینج کا فائدہ حاصل ہو سکے۔ یہ چندہ مسجد احمدیہ جرمنی کے نام پر 15 دسمبر 1922ء تک جمع ہو جانا چاہیئے۔ (والسّلام نیازمند ناظر بیت المال)[7]

اس کے بعد مرکز سلسلہ قادیان سے رقم ملنے پر 16 فروری 1923ء میں مولوی مبارک علی صاحب نے مسجد کے لئے زمین کی جگہ خرید کر لی[8]۔ زمین کی قیمت 200 پونڈ تھی[9]۔ زمین Witzleben کے سٹیشن کے بالمقابل

Dresselstrasse اور Riehlstraße

کے سنگم پر تھی[10]۔ آپ اس منصوبہ پر اس مستعدی سے کام کر رہے تھے کہ چند ہفتوں میں مسجد کا نقشہ برلن کے ایک مشہور آرکیٹیکٹ A. K. Hermann نے تیار کروا لیا تھا۔ جسے قادیان سے شائع ہونے والے ماہنامہ تادیب النساء کے اپریل 1923ء کے شمارے میں ایک مجوزہ نقشہ کے طور پر شائع بھی کر دیا گیا تھا[11]۔ اصل نقشہ اِس وقت

Islam Archiv Soest (Germany)

میں موجود ہے۔

مقامی ذرائع ابلاغ میں تشہیر

زمین کی خرید کے بعد نقشہ کی تیاری کے ساتھ ساتھ مولوی صاحب نے مقامی میڈیا کے ذریعہ عوامی حلقوں میں مسجد کی تعمیر کے متعلق معلومات فراہم کرنی شروع کر دی تھیں۔ چنانچہ تقریب سنگ بنیاد سے بھی پہلے تعمیر مسجد کے حوالہ سے مختلف اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں، مثلاً Berliner Lokal Anzeiger نے 19 جون 1923 کی اشاعت میں مسجد کی تعمیر کے متعلق یوں خبر شائع کی:

"Eine seltsame Gründung am Kaiserdamm:

Vor einigen Tagen wurde die Mitteilung in dei Presse lanziert, daß der Grundstein zu einer Moschee für die Berliner islamitische Kolonie gelegt werden soll. Und zwar geht die Gründung dieser Betsätte der Mohammedaner aus von den Anhängern und Sendlingen der islamitischen Reformbewegung, die sich nach ihrem Gründer, Ahmad, Ahmadiaten nennen".

Kaiserdamm پر ایک عجیب تعمیر

> کچھ دن پہلے پریس کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ برلن میں مقیم مسلمانوں کے لئے Kaiserdamm نزد Witzleben سٹیشن ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ اس محمدی عبادت گاہ کی تعمیر ایک اسلامی اصلاحی تحریک کے پیروکاروں اور مبلغین کی طرف سے ہو گی جو اپنی جماعت کے بانی کے نام، احمد، سے موسوم ہونے کی وجہ سے احمدی کہلاتے ہیں[12]۔

پھر اسی اخبار نے اپنی 7 اگست 1923ء کی اشاعت میں مسجد سے متعلق تفصیل اس طرح سے شائع کی:

"Indien in Berlin

Die Stadt Berlin wird in nicht zu ferner Zeit um ein interessantes Bauwerk reicher sein. Bei dem Ringbahnhof Witzleben wird sich eine Moschee erheben, mit einer mächtigen Kuppel und den zwei schlank in die Höhe strebenden Minarets von denen der Muezzin die Gläubigen zum Gebet rufen wird. "

برلن میں ہندوستان

> کچھ عرصہ میں برلن کے شہر میں ایک اور دلچسپ عمارت کا اضافہ ہونے والا ہے۔ Witzleben کے سٹیشن کے پاس ایک مسجد تعمیر ہو گی، جس کا ایک بڑا گنبد اور دو پتلے بلند منارے ہوں گے، جن سے مؤذن مومنوں کو نماز کے لئے پکارے گا[13]۔

اس دوران تعمیر مسجد کی اجازت کے لیے قانونی کارروائی بھی کی جارہی تھی چنانچہ قانونی مراحل طے ہونے کے بعد 27 جولائی 1923ء کو مسجد کی تعمیر کی اجازت بھی حاصل ہو گئی تو اُسی دن مسجد کے لیے خرید کی گئی زمین پر بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع ہو گیا تھا جس کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ نے اسی دن کے خطبہ جمعہ میں ان الفاظ کے ساتھ فرمایا:

> تھوڑا عرصہ ہوا میں نے اِسی مسجد میں کھڑے ہو کر اپنا منشاء ظاہر کیا تھا کہ برلن میں مسجد تعمیر کی جائے۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ گو ہماری جماعت پہلے ہی کمزور ہے اور اخراجات کا بہت بوجھ اٹھائے ہوئے ہے مگر اس کا بھی جو کمزور حصہ ہے اس کے سرمائے سے مسجد بنے۔ گویا دنیا میں سب سے زیادہ کمزور جماعت جو ہے اس کا بھی کمزور حصہ (یعنی مستورات جو اس لحاظ سے بھی کمزور ہیں کہ

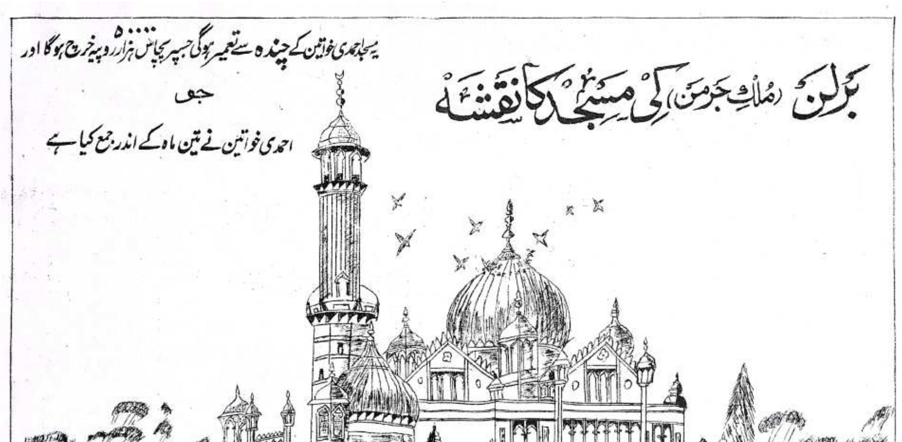

رسالہ تادیب النساء قادیان کے شمارہ اپریل ۱۹۲۳ء میں مسجد برلن کا مندرجہ بالا خاکہ شائع ہوا

---

[1] Jonker: The dynamics of adaptive globalisation in: Entagled Religions, 1 2014, p. 132.

[2] الفضل قادیان 15 فروری 1923 صفحہ 11

[3] Diary of Maulvi Mubarak Ali Sahib, 1923, p. 36; Ali, Mubarak: Ahmadija-Bewegung oder Reiner Islam, Berlin 1924.

[4] Jonker: The dynamics of adaptive globalisation in: Entagled Religions, 1 2014, p. 132.

[5] Kassim, Mahmoud: Die diplomatischen Beziehungen Deutschlands zu Ägypten; Hopp, Gerhard: Die ägyptische Frage ist in Wirklichkeit eine Internationale in Asien ,Afrika, Lateinamerkik Berlin 15/1987; Jonker: The dynamics of adaptive globalisation in: Entagled Religions, 1 2014.

[6] Jonker: The dynamics of adaptive globalisation in: Entagled Religions, 1 2014, p. 132.

[7] Al Fazl Qadian, 20. Nov. 1922, p. 1.

[8] Höpp, Gerhard: Berlin für Orientalisten ein Stadtführer, Berlin 2002, p. 20.

[9] Diary of Maulvi Mubarak Ali Sahib, 1923, p. 9; The Muslim Sunrise, Vol. III, No. I - January 1924, p. 14.

[10] Deutsche Allgemeine Zeitung 07.08.1923.

[11] Ta´dibu n-Nisa Qadian April 1923.

[12] Berliner Lokalanzeiger 19.06.1923.

[13] Berliner Lokalanzeiger 07.08.1923.

ان کی کوئی علیحدہ کمائی نہیں ہوتی اور اس لحاظ سے بھی کہ مردوں جتنا علم نہیں ہوتا) یہ اس کام کو کرے تا کہ یہ ایک زبردست نشان ہو......پس یہ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ایک قلیل عرصہ میں قلیل جماعت کی قلیل تعداد اور کمزور حصہ نے مطلوبہ سرمایا سے بھی زیادہ جمع کر دیا۔ اور مسجد بننے کا کام شروع ہو گیا۔ آج میں نے اس بات کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں نے لکھا تھا جب مسجد کی بنیاد رکھنے کا کام شروع ہو تو یہاں تار دیں تا کہ جماعت دعا کرے۔ آج تار آگئی ہے جس میں لکھا ہے کہ آج کے دن 9 بجے بنیادیں کھدنی شروع ہو جائیں گی۔ چونکہ وہاں یہاں کی نسبت بعد میں سورج طلوع ہوتا ہے اس لئے وہاں کے 9 بجے کے یہ معنے ہیں کہ اس وقت جو جمعہ کی نماز کا وقت ہے وہاں 9 بجیں گے۔ اور گویا اِس وقت وہاں بنیادیں کھودی جا رہی ہوں گی۔ چونکہ یہ خصوصیت سے قبولیت دعا کا وقت ہے اس لئے میں جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں خدا تعالیٰ اس کام کو بابرکت کرے اور جس طرح عیسائیت اِن ممالک میں پھیلی اس سے بڑھ کر اسلام پھیلے اور جس طرح ہم نے وہاں مسجد بننے کی خوشخبری سن لی ہے اُسی طرح اسلام کی ترقی اور عظمت کا نظارہ بھی اپنی زندگی میں دیکھ لیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ کام ہو کر رہے گا اور ضرور ہو گا مگر جو شخص کسی کام کے کرنے میں حصہ لیتا ہے اُس کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی تکمیل کو بھی دیکھے۔ ہم نے اس کام میں حصہ لیا اور ہماری بھی خواہش ہے کہ ہم اپنی زندگی میں وہاں توحید کی پرستش ہوتی دیکھیں اور سب لوگ ایک خدا کی عبادت کرتے نظر آئیں۔ یہ کام ہو گا مگر ہماری خواہش ہے کہ ہمیں بھی اس کو دیکھنے کا موقع نصیب ہو۔ اسی طرح 5 اگست کے متعلق بھی اعلان ہو گا اور اُس دن جس وقت بنیاد رکھی جائے گی وہ یہاں کے لحاظ سے عشاء کے قریب کا وقت ہو گا۔ میں دوسرے خطبہ کے بعد کھڑا ہو کر دعا کروں گا جماعت بھی دعا میں شامل ہو[1]۔

اس مسجد کے لیے مولوی مبارک علی صاحبؓ نے کوششوں کا آغاز کیا ہی تھا کہ برلن میں موجود مسلمانوں کی طرف سے جماعت کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اس ضمن میں یہ ذکر خالی از دلچسپی نہ ہو گا کہ برلن سے تقریباً تیس کلومیٹر کی مسافت پر واقع ایک چھوٹے سے شہر Wünsdorf میں جنگ عظیم اول کے زمانے سے لکڑی سے تعمیر شدہ ایک مسجد قائم تھی، جسے جرمن حکومت نے 1915ء میں مسلمان قیدیوں کے لئے قیدی کیمپ میں ہی بنایا تھا۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ مسجد

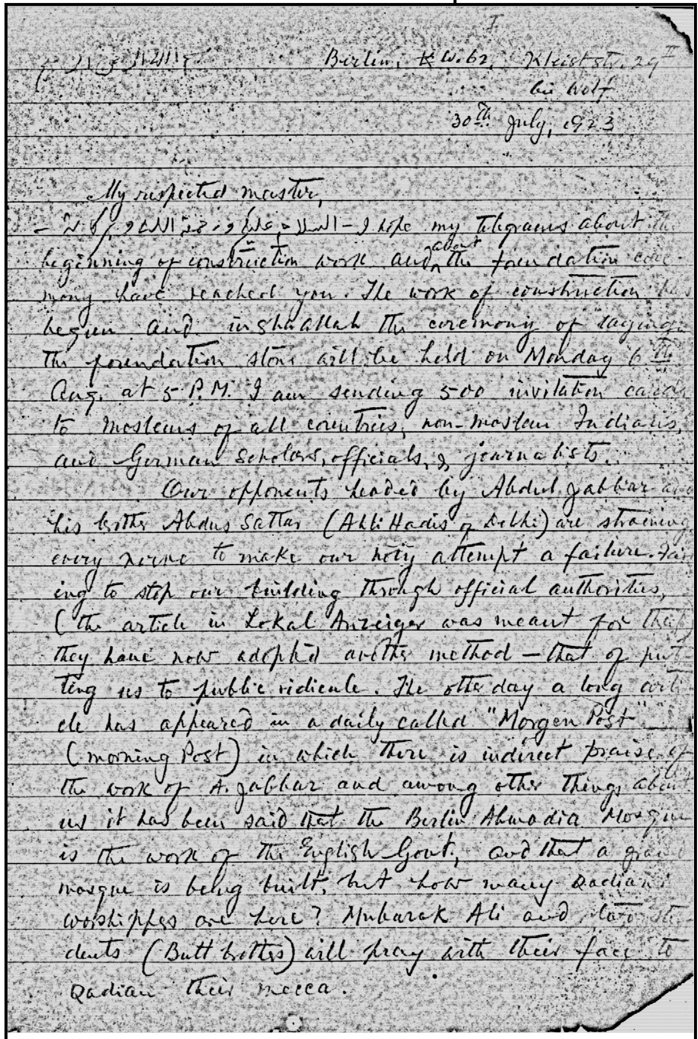
Berlin, S.W. 62, Kleist str. 29 II
bei Wolf
30th July, 1923

My respected master,
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ — I hope my Telegrams about the beginning of construction work and about the foundation ceremony have reached you. The work of construction has begun and inshallah the ceremony of laying the foundation stone will be held on Monday 6th Aug. at 5 P.M. I am sending 500 invitation cards to moslems of all countries, non-moslem Indians, and German scholars, officials, & journalists.

Our opponents headed by Abdul Jabbar and his brother Abdus Sattar (Ahli Hadis of Delhi) are straining every nerve to make our holy attempt a failure. Failing to stop our building through official authorities, (the article in Lokal Anzeiger was meant for that) they have now adopted another method — that of putting us to public ridicule. The other day a long article has appeared in a daily called "Morgen Post" (morning Post) in which there is indirect praise of the work of A. Jabbar and among other things about us it has been said that the Berlin Ahmadia Mosque is the work of the English Govt., and that a grand mosque is being built, but how many Qadiani worshippers are here? Mubarak Ali and [illegible] students (Butt brothers) will pray with their face to Qadian their mecca.

حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ کی خودنوشت ڈائری میں سے ایک ورق، بشکریہ محترم عبدالاول صاحب

کی حالت ایسی خستہ ہو گئی تھی کہ اسے پہلے 1924ء میں استعمال کے لیے بند کر دیا گیا اور اگلے سال اسے گرا ہی دیا گیا۔ یہ مسجد صرف عیدوں کے مواقع پر کھولی جاتی تھی اور برلن میں مقیم مسلمان بھی عیدوں کی نمازیں وہیں ادا کیا کرتے تھے مگر اس کے لیے انہیں وزارت خارجہ سے باقاعدہ اجازت بھی لینا پڑتی تھی[2]۔

ایک تو یہ مسجد برلن سے دور تھی دوسرے صرف سال میں دو بار نماز ادا کی جا سکتی تھی اور تیسرے اس کے لیے بھی وزارت خارجہ سے اجازت لینی پڑتی تھی اس لئے مذکورہ بالا خیری برادران نے برلن کے مسلمانوں کے لیے اپنے طور پر ایک مسجد تعمیر کرنے کی کوشش شروع کر رکھی تھی[3]۔

خیری برادران نے ابھی اس کے لئے ابتدائی مراحل طے کر رہے تھے کہ مولوی مبارک علی صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سے پہلے مسجد بنانے کے کام کو حتمی شکل دے دی۔ خیری برادران اور ان کے ساتھیوں نے اسی موقع پر جماعت کی مخالفت شروع کی اور پھر اس میں بڑھتے ہی چلے گئے۔

مسجد کی تقریب سنگ بنیاد

متعلقہ حکومتی ادارہ کی طرف سے تعمیر مسجد کی اجازت ملنے کے بعد قریباً دس دن کے اندر اندر مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کا اِنتظام ہو گیا۔ مولوی مبارک علی صاحب کی ڈائری اور اس وقت کے اخبارات سے پتہ لگتا ہے کہ سنگ بنیاد کی تقریب 6 اگست 1923ء بروز سوموار شام پانچ بجے منعقد ہوئی۔ آپ نے تقریب کے لئے 500 دعوتی کارڈ مختلف شخصیات کو بھجوائے[4]۔ لیکن جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ اس سے پہلے ہی برلن میں مقیم کچھ مسلمانوں کی طرف سے جماعت کی مخالفت شروع ہو چکی تھی۔ اس لئے جب جرمن حکومت کے مختلف عہدیداروں کو تقریب میں شمولیت کے لئے دعوت دی گئی تو جرمن وزارت خارجہ کی طرف سے تمام وزارتوں کو ایک سرکلر بھیجا گیا جس میں سنگ بنیاد کی تقریب میں شمولیت سے اِجتناب کی درخواست کی گئی نیز لکھا کہ برلن کے مسلمان اس جماعت کے افراد کو انگلستان کا نمائندہ سمجھتے ہیں اور یہ کہ غیر احمدی مسلمان اس تقریب کے دوران احتجاج کریں گے[5]۔

اس ضمن میں یہاں پر شاید یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ جنگ عظیم اول میں جرمنی اور انگلستان کے مابین شدید دشمنی رہی تھی۔ اس لئے انگلستان مخالف سوچ اور جذبات جرمنی کے عوام میں بہت پھیلے ہوئے تھے۔ شاید اسی لئے مخالفوں نے اس بات کا پراپیگنڈا شروع کیا کہ یہ جماعت انگلستان نواز ہے تا کہ جرمن عوام میں اس طرح جماعت کے خلاف اِشتعال پھیلایا جا سکے۔ 6 اگست بروز شام 5 بجے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں تقریباً 400 مہمان شامل ہوئے جن میں جرمن وزارت داخلہ کے Staatssekretär (state secretary) مسٹر ڈاکٹر فروئنڈ Dr. Freund جو کہ اس وقت کے وزیر داخلہ کے تحت کام کرتے تھے اور اسی طرح صوبہ Brandenburg کے Oberpräsident یعنی صوبائی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر مائر Dr. Maier تھے[6]۔ اس کے علاوہ افغانستان کے سفیر غلام صدیق خان۔ حکومت ترکی کی طرف سے مقرر کردہ امام حافظ شکری بے (Hafiz Sükrü Bey)، برلن یونیورسٹی سے ایرانی پروفیسر مرزا احسن اور سید محمد ہاشم افغان سٹوڈنٹس کی نمائندگی میں شامل تھے اسی طرح امام عالم ادریس جن کو بخارا کے امام کے طور پر لکھا ہوا ہے اور مشہور جرمن مستشرق Georg Kampffmeyer بھی موجود تھے[7]۔

ان مہمانوں کے علاوہ اس تقریب کے وقت مولوی مبارک علی صاحب کے علاوہ صرف تین احمدی برلن میں موجود تھے جنہوں نے اس تاریخی تقریب میں شمولیت کی۔ ان میں ڈاکٹر عطاء اللہ بٹ صاحب اور ان کے بھائی (ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا) اور محمد اسحاق خان صاحب ابن مستری قطب الدین صاحب۔ مؤخر الذکر Dresden سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے بطور خاص آئے تھے[8]۔

تقریب کا آغاز مولوی مبارک علی صاحب نے سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الانسان (الدھر) کی تلاوت سے شروع کیا۔ جس کے بعد انگریزی میں انہوں نے مسجد کی تعمیر کے مقاصد بیان کئے۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد Dr. Schoemls نے جن کا تعلق Deutsche Gesellschaft für Islamkunde سے تھا، مولوی صاحب کی تقریر کا ترجمہ کیا نیز کچھ الفاظ اپنی طرف سے بیان کئے اور برلن کے باشندوں کی طرف سے اس مسجد کی تعمیر کو سراہا۔ کچھ الفاظ افغانستان کے سفیر نے بھی کہے۔ اسی طرح مسجد کے آرکیٹکٹ Mr. Hermann نے بھی اس ضمن میں مختصر سی تقریر کی اور مسجد کا تعمیراتی تعارف کروایا۔ اس کے بعد ایک چھوٹے سے سلنڈر کو محراب والی جگہ کے نزدیک چنوا دیا گیا۔ اس سلنڈر میں مقامی روایت کے مطابق مولوی صاحب کی تقریر کے نوٹس، جرمن، انگریزی اور عربی سکے نیز اُس روز کے اخبارات وغیرہ ڈالے گئے تھے۔ اخبارت نے بڑی تفصیل سے اس تقریب کا ذکر کیا[9]۔

ابھی مولوی مبارک علی صاحب کی تقریر ختم ہی ہوئی تھی کہ مصری ڈاکٹر منصور رفعت نے تقریب کے دوران شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ مسجد نہیں بلکہ انگلستان کے لئے ایک گڑھ بنایا جا رہا ہے وغیرہ۔ آخر پولیس نے اسے اس کے ساتھیوں سمیت تقریب سے زبردستی نکال دیا جس کے بعد تقریب جاری رہی[10]۔ ڈاکٹر منصور رفعت کی مخالفت اور تقریب سنگ بنیاد میں خلل ڈالنے کی کوشش کا بھی جرمن اخبارات میں خاصا چرچا ہوا۔ چنانچہ اس کے کچھ عرصہ بعد کے اخبارات نے بڑی تفصیل سے اس واقع اور جماعت کے متعلق معلومات اپنی قارئین کے لئے لکھیں۔ کچھ اخبارات بالخصوص بائیں بازو کے اخبارات مثلاً Die Rote Fahne اور Berliner Lokal Anzeiger نے تو جماعت کے خلاف لکھا جبکہ دوسرے اخبارات نسبتاً غیر جانبدار رہے۔ مثلاً Deutsche Allgemien Zeitung اپنی 7 اگست 1923ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

Die Moschee am Kaiserdamm-
Ein Zwischenfall bei der
Grundsteinlegung.

Am Freitag Nachmittag um 5 Uhr fand in der Nhe des Kaiserdammes Ecke Dressel und Riehlstraße, die Grundsteinlegung zur Moschee der islamischen Ahmadia- Vereinigung statt. Nach den ausliegenden Zeichnungen wird Berlin nach Fertigstellung der Moschee durch ein imposantes und einzigartiges Gebude bereichert sein. Der dreigeteilte Bau ist an beiden Seiten durch Minarette flankiert, in der Mitte wlbst sich der Kuppelbau der eigentlichen Moschee...

اسی اخبار نے اگلے دن پھر ایک مضمون

Die Ahmadiyya Bewegung

کے عنوان سے شائع کیا۔ اس طرح اگلے دنوں میں مختلف اخبارات میں مثبت اور بعض نے جماعت سے متعلق منفی خبریں شائع کیں۔ عبدالجبار خیری جو جماعت کی مخالفت میں اصل کردار ادا کر رہا تھا، نے بھی اخبار میں اپنا بیان شائع کروایا کہ جماعت احمدیہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور ان کی تنظیم کے ممبر رفعت منصور سے پولیس نے نا مناسب سلوک کیا ہے[11]۔ اس کے ساتھ ساتھ رفعت منصور نے جماعت کے خلاف بعض پمفلٹ شائع کرنے شروع کئے جن میں جرمن عوام کو جماعت کے خلاف ابھارنے کے لئے مختلف قسم کے الزامات لگائے مثلاً جماعت احمدیہ انگریز کی ایجنٹ ہے، وغیرہ۔ اسی طرح افغانستان کے سفیر کو مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی وجہ سے سخت تنقید کا نشانہ بنایا[12]۔

اس موقع پر یہ ذکر نہایت ضروری ہے کہ انگریز کے ایجنٹ ہونے کے اعتراض کا جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اُسی وقت بڑی تفصیل سے مولوی مبارک علی صاحب کے نام ایک خط میں دیا تھا جس کا متن الفضل 21 ستمبر 1923ء میں شائع ہوا۔ اسی طرح امریکہ سے شائع ہونے والے جماعت کے ترجمان رسالہ The Moslem Sunrise میں بھی اس اعتراض کا جواب لکھا گیا۔ دلچسپ بات اس میں یہ ہے کہ The Moslem Sunrise کو اس مضمون کو لکھنے کی اس وجہ سے ضرورت پیش آئی کیونکہ New Orleans (USA) کے ایک اخبار نے اُس وقت برلن مسجد سے متعلق خبر شائع کی تھی جس کا عنوان تھا:

Berlin is building
2nd Muhammedan Mosque

اس میں بھی جماعت کی مختلف اعتراضات کی بناء پر مخالفت کی گئی تھی[13]۔ گویا مسجد سے متعلق خبریں صرف یورپ میں

(باقی صفحہ 2 پر)

[1] Khutba Juma 27. Juli 1923 in: Khutubat-e Mahmud Vol. 8, Qadian p.146 - 147.

[2] See: Höpp, Gerhard: Berlin für Orientalisten ein Stadtführer, Berlin 2002; Moslemische Reveu Okt. 1934, Heft 4 p. 113-114.

[3] Ibid.

[4] See: DAZ, BTA, BLA, VZ, 07.08.1923; Al Fazl Qadian 5 Oct. 1923, p. 1; Diary of Maulvi Mubarak Ali Sahib, 1923 p.

[5] Jonker: The dynamics of adaptive globalisation in: Entangled Religions, 1 2014, p. 133.

[6] Deutsche Allgemeine Zeitung 07.08.1923.

[7] See: Deutsche Allgemeine Zeitung 08.08.1923; Diary of Maulvi Mubarak Ali Sahib, 1923, p. 15; Mansur Rifat: Die Ahmadia-Sekte, Berlin August 1923, p. 14.

[8] Al Fazl Qadian 5 Oct. 1923, p. 1, Diary of Mauliv Mubarak Ali Sahib, 1923, p. 11ff.

[9] For Details see: DAZ, BTA, BLA, VZ, 07.08.1923, Diary of Maulvi Mubarak Ali Sahib, 1923, p.11ff.

[10] Vossiche Zeitung 07.08.1923; Diary of Maulvi Mubarak Ali Sahib, 1923, p.11ff.

[11] DAZ 09.08.1923.

[12] For Details see: Mansur, Rifat: Die Ahmadia-Sekte, Berlin August 1923, Morgen und Abendland-Verlag; Mansur, Rifat: Der Verrat der Ahmadis an Heimat und Religion, Berlin Spetember 1923; Mansur, Rifat: Die Ahmadia-Agenten, Berlin November 1924.

[13] The Moslem Sunrise, Vol III No.1 January 1924, p. 7.